عورتوں کا باریک لان کے کپڑے پہننا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Pin6532 تاریخ 22-06-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ آج کل مارکیٹ میں باریک لان کے کپڑے کثرت سے موجود ہیں خواتین یہ لان بڑے شوق سے پہنتی ہیں، حالانکہ ان کے باریک ہونے کی وجہ سے جسم کی رنگت ظاہر ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ خواتین کا ایسا باریک لباس پہننا شرعاً کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انسان کے لئے لباس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہے، کہ اس کے ذریعے انسان پردہ اور زینت اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر کئی فوائد بھی حاصل کرتا ہے۔ اس نعمت اور اس کے بعض فوائد کا ذکر قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔ لہذا اسے خدا کا احسان سمجھتے ہوئے چاہئے کہ اس رب کریم کے رحمت و برکت والے دین ،اسلام کی تعلیم کے مطابق ہی اسے استعمال کریں اور ہر اس انداز اور طریقے سے بچیں جو خدا کی مرضی کے خلاف ہے، مگر افسوس کہ آج کل معاشرے میں جس طرح دیگر برائیاں دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہیں، وہیں لباس کے معاملے میں بھی فیشن یا معیار کے نام پہ شرعی احکام کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ لباس یا تو پورے ستر کو ڈھانپنے والا ہی نہیں ہوتا، بلکہ بازو، سینہ، گردن وغیرہ کھلے ہوتے ہیں یا اتنا باریک ہوتا ہے کہ جس سے جسم کی رنگت جھلکتی ہے یا اتنا تنگ اور چست ہوتا ہے کہ اس سے نسوانی اعضا کے ابھار واضح طور پر محسوس ہوتے ہیں۔ حالانکہ لباس کے معاملے میں اسلامی اصول بہت واضح ہے اور وہ یہ کہ عورت کا چہرے کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے علاوہ تمام بدن ستر میں داخل ہے یعنی عورت کے لئے غیر محرم کے سامنے بدن کے اتنے حصے کو چھپانا ضروری ہے اور فتنے کے خوف کی وجہ سے فی زمانہ عورت کو چہرے کے پردے کا بھی حکم ہے۔ لہذا عورت کا لباس ایسا ہونا چاہئے جو بدن کو اچھی طرح چھپا سکے اور ایسا لباس جو بدن کو نہ ڈھانپے یا بظاہر بدن کو تو ڈھانپ لے، لیکن اتنا

باریک ہو کہ جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا باریک تو نہ ہو، لیکن اتنا چست اور تنگ ہو کہ جس سے اعضا کی ہیئت واضح طور پر معلوم ہو، تو ایسا لباس (سوائے شوہر کے) غیر محرم کے سامنے مطلقاً اور کئی صورتوں میں محارم کے سامنے پہننا بھی ناجائز اور گناہ ہے، جیسے محارم کے سامنے سرین یا رانوں کی ہیئت واضح ہو کیونکہ یہ لباس پردہ نہیں، بلکہ بے پردگی ہے اور ایسا لباس پہننے والی عورتوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھیں گی۔

اور بالخصوص وہ لباس جس سے اعضائے ستر (بدن کے وہ اعضا جنہیں چھپانے کا حکم ہے) مکمل چھپے ہوئے نہ ہوں یا بظاہر چھپے تو ہوں، لیکن کپڑا باریک ہونے کی وجہ سے جسم کی رنگت ظاہر ہو رہی ہو، تو ایسے لباس کی ایک بہت بڑی خرابی یہ بھی ہے کہ اسے پہن کر اگر عورت نماز پڑھے اور اعضائے ستر میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ ظاہر ہو تو نماز نہیں ہوگی، اگرچہ وہ تنہائی میں ہی نماز پڑھے، کیونکہ نماز کے لئے چھپانے کے حکم میں داخل حصۂ بدن چھپانا شرط ہے اور ان اعضا میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ کھلا ہو یا کپڑا باریک ہونے کی وجہ سے اس عضو کی رنگت ظاہر ہو رہی ہو، تو ایسی حالت میں نماز شروع ہی نہیں ہوتی، بلکہ ذمہ پر باقی رہتی ہے، اس طرح اگر ہزار نمازیں بھی ادا کی ہوں، تو ان سب کو دوبارہ ادا کرنا فرض ہے۔ پس اس بات سے بھی بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو لباس دیگر خرابیوں کے ساتھ اللہ عزوجل کے حق کو پورا کرنے (نماز کی ادائیگی) میں بھی رکاوٹ بنتا ہو، وہ کس قدر بُرا لباس ہے؟ **لہذا عورت کا نماز اور اس کے علاوہ بھی باریک لان (جس سے بدن چمکے) یا ایسا کوئی بھی کپڑا پہننا، ناجائز و ممنوع ہے کہ جس سے شرعی پردہ نہ ہو سکے۔**

پھر فیشن اور برانڈ کے نام پر ایسے لباس بنانے اور بے حیائی کے گھٹیا سے گھٹیا حیا سوز مناظر کے ساتھ ان کی تشہیر کرنے والی اور کروانے والی کمپنیوں خصوصاً ایسے اشتہار دکھانے والے چینلز کو بھی اپنے طرزِ عمل پہ خوب غور کر لینا چاہئے کہ وہ دانستہ یا نادانستہ طور پر کفار اور شیطان کی خواہش کے مطابق اسلامی احکام و تعلیمات کے خلاف شیطانی و شہوانی کلچر عام کر کے مسلمانوں میں بے حیائی، عریانی اور بے پردگی کو فروغ دے رہے ہیں، حالانکہ ایسوں کے بارے میں قرآن پاک میں سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿ان الذین یحبون ان

تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ﴾ ترجمہ: بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(سورۃ النور، آیت 19)

اور بے حیائی پھیلانے کی مختلف صورتوں میں سے ایک حیا سے عاری لباس والے کلچر کو عام کرنا بھی ہے۔ لہذا اس میں مبتلا افراد کو سوچنا چاہیے کہ وہ بروزِ قیامت اپنے رب کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اور قرآنِ کریم کے واضح احکام کے باوجود اس کلچر کو عام کرنے کا ان کے پاس کیا جواب ہوگا؟ یقیناً وہ اس کا جواب نہیں دے پائیں گے۔

لباس کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰبنی اٰدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم وریشا﴾ ترجمہ کنز العرفان: اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب و زینت ہے۔

(پ8، س الاعراف، آیت 26)

اور بے پردگی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔

(پ22، س الاحزاب، آیت 33)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "(ایک قول یہ ہے کہ) اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں، تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔"

(تفسیر صراط الجنان تحت ہذہ الاٰیہ، ج8، ص21، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ)

اور شرعی پردہ نہ کرنے والی عورتوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "صنفان من اھل النار لم ارھما:۔۔۔ نساء کاسیات، عاریات، ممیلات، مائلات، رءوسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ، لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لیوجد من مسیرۃ کذا وکذا" ترجمہ

دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں، جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا۔(میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی۔ایک جماعت)ایسی عورتوں کی ہو گی جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی، بے حیائی کی طرف دوسروں کو مائل کرنے اور خود مائل ہونے والی ہوں گی،ان کے سر ایسے ہوں گے، جیسے بختی اونٹوں کی ڈھلکی ہوئی کوہانیں ہوں، یہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات۔۔الخ، ج3، ص1680، مطبوعہ، بیروت)

اس حدیثِ پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: "یسترن بعض بدنهن ویکشفن بعضه اظهارالجمالهن وابرازالکمالهن وقیل: یلبسن ثوبا رقیقا یصف بدنهن وان کن کاسیات للثیاب للثیاب عاریات فی الحقیقة "ترجمہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے حسن وجمال اور بدن کے کمال کو ظاہر کرنے کی غرض سے کچھ بدن چھپا کر رکھیں گی اور کچھ بدن کھول کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ باریک کپڑے پہنیں گی، جس سے ان کا بدن جھلکے گا، اگرچہ یہ عورتیں بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج6، ص2302، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "عورت اگر نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اُس کے بال، گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اُس میں سے چمکے، تو یہ بالاجماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسبِ مقدور بندوبست نہ کریں، تو دیوث ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج6، 509تا510، مطبوعہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک مقام پہ ارشاد فرماتے ہیں: "نہ (لباس) خوب چست بدن سے سلے، کہ یہ سب وضع فساق ہے اور ساترِ عورت کا ایسا چست ہونا کہ عضو کا پورا انداز بتائے، یہ بھی ایک طرح کی بے ستری ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج22، ت162تا163، مطبوعہ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی

ہیں مثلاً آب رواں یا جالی یا باریک ململ ہی کا ڈوپٹا(دوپٹا)، جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں۔۔اس حالت میں (ان کی طرف) نظر کرنا حرام اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی نا جائز۔"

(بہار شریعت، ج3، ص448، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ)

عورت کے لئے کن اعضاء کا پردہ ضروری ہے، اس بارے میں در مختار میں ہے: "(وللحرة)۔۔(جمیع بدنها حتی شعرها النازل فی الاصح (خلا الوجه والکفین)۔۔(والقدمین۔۔(وتمنع)المرأة الشابة(من کشف الوجه بین رجال)۔۔(لخوف الفتنة)" ترجمہ: چہرے کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے علاوہ، آزاد عورت کا تمام بدن، حتی کہ لٹکے ہوئے بال بھی سترِ عورت ہیں۔۔اور فی زمانہ خوفِ فتنہ کی وجہ سے مردوں کے سامنے جوان عورت کو اپنا چہرہ ظاہر کرنا بھی منع ہے۔

(در مختار، ج1، ص405تا406، مطبوعہ، دار الفکر، بیروت)

نماز میں سترِ عورت کے حوالے سے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "سترِ عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں۔۔اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لئے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔ یونہی اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہو گی۔ بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔۔اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔"

(بہارِ شریعت، ج1، ص479تا482، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ)

نوٹ: اس بارے میں مزید مفید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بنام "پردے کے بارے میں سوال وجواب" کا مطالعہ فرمائیں۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

30شوال المکرم1441ھ22جون2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے